مطبوعات

انگریزی ترجمہ صحیح البخاری مشرح مصحح از جناب محمد اسد صاحب (سابق لیوپولڈ وائس)

انگریزی زبان میں قرآن مجید کے تو بہت سے ترجمے ہو چکے ہیں، اور اب بھی ہو رہے ہیں لیکن حدیث کی کسی مستند کتاب کا آج تک ترجمہ نہیں ہوا، اور یہ ایک بہت بڑی کمی تھی جسکی وجہ سے انگریزی خواں لوگوں کے لیے اسلام سے پوری طرح واقف ہونا مشکل تھا۔ نہایت مسرت کی بات ہے کہ اس کمی کو پورا کرنے کا بیڑا ہمارے ایک جرمن نومسلم بھائی نے اٹھایا ہے، اور حدیث کی سب سے زیادہ اہم کتاب "بخاری" کو انگریزی میں منتقل کرنا شروع کر دیا ہے۔ فاضل مترجم کے متعلق ہمارا خیال یہ ہے کہ موجودہ دور میں جتنے یورپین حضرات نے اسلام قبول کیا ہے ان میں شائد بہت ہی کم آدمی ایسے ہوں گے جو دل و دماغ اور عملی زندگی کے لحاظ سے اس قدر مکمل مسلمان ہوئے ہوں۔ زیادہ تر یورپین نومسلم ایسے پائے جاتے ہیں جو محض سطحی نظر سے اسلام کی بعض خوبیاں دیکھ کر مسلمان ہو جاتے ہیں، مگر درحقیقت قبول اسلام سے ان کی ذہنیت اور ان کی زندگی میں کوئی خاص انقلاب نہیں ہوتا۔ ان میں سے اکثر تو اسلام کے ابتدائی اصولوں تک کو نہیں سمجھتے۔ بلکہ مغربی تہذیب کے تصورات، اور زمانۂ جدیدہ کی وضیع المشربی کے اصول نہایت گہری جڑوں کے ساتھ ان کے دل و دماغ میں جمے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن محمد اسد صاحب ان لوگوں سے بالکل مختلف ہیں۔ ان کی کتاب (Islam on the Cross Road) دیکھ کر ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ نومسلم تو درکنار، جو لوگ پشتینی مسلمان ہیں ان میں بھی بہت کم ایسے ہوں گے جو اسلام کو اتنا صحیح سمجھتے ہوں اور جنہوں نے اسلام کی روح کو اتنی اچھی طرح جذب کیا ہو۔ یہ چیز محض فہم ہی کی حد تک نہیں ہے بلکہ انہوں نے حجاز میں رہ کر عربی زبان اور علوم دینیہ کی تحصیل بھی کی ہے اور اسلامی لٹریچر کا کافی مطالعہ کر چکے ہیں۔

اس بنا پر وہ ہر طرح اس کے اہل ہیں کہ بخاری جیسی مشکل کتاب کا ترجمہ اور تحشیہ انگریزی زبان میں کرسکیں۔

ترجمہ کا صرف پہلا حصہ اس وقت ہمارے پیش نظر ہے جو کتاب الایمان کے خاتمہ تک پہنچا ہے۔ ہر صفحہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اوپر اصل عربی متن اور انگریزی ترجمہ ہے، اور نیچے مختصر مگر جامع حواشی درج کیے گئے ہیں۔ ہر باب کے آخر میں ایک ضمیمہ درج کیا گیا ہے جس میں ہر ایک حدیث کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ خود بخاری میں اور حدیث کی دوسری کتابوں میں کہاں کہاں آئی ہے۔ اس کے بعد پورے باب پر ایک اجمالی تبصرہ کر دیا گیا ہے تاکہ لوگ پورے باب کے مطالب اچھی طرح سمجھ لیں۔ ہم نے ترجمہ اور حواشی کو پورے غور کے ساتھ لفظ بلفظ دیکھا۔ ہمارے نزدیک مترجم نے سمجھنے اور سمجھانے کا حق ادا کر دیا ہے، خصوصاً جہاں کہیں انہوں نے جدید ذہنیتوں کے مطابق احادیث کی مشکلات کو حل کیا ہے وہ تو انہی کا حصہ ہے۔

مترجم ہمارے ملک میں غریب الدیار ہیں، اور انہوں نے اتنی بڑی کتاب کی اشاعت کا بار اپنے اوپر لے کر بڑی ہمت کا اظہار کیا ہے۔ اب یہ ہماری قوم کے انگریزی داں حضرات کا کام ہے کہ اس کتاب کو کثرت سے خریدیں تاکہ مترجم کا اصل مقصد بھی حاصل ہو اور ان کو کتاب کی اشاعت میں بھی مدد ملے۔ پوری کتاب ۳۰ حصوں میں شائع ہوگی۔ ہر حصہ کی قیمت ہندوستان اور سیلون میں عہ۔ ممالک غیر کے لیے چار شلنگ۔ ملنے کا پتہ: عرفات پبلیکیشنز، سری نگر، کشمیر۔

Mohammad the Prophet تالیف جناب فضل کریم خاں صاحب درانی۔ ضخامت ۱۲۰ صفحات۔ قیمت دو روپیہ۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار لائٹ، ریلوے روڈ، لاہور۔

یہ کتاب دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نہیں ہے، بلکہ سیرت پر ایک محققانہ تبصرہ ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک صاحب فکر انسان تاریخ عالم کے پورے مرقع میں اسلام کے آخری اور سب سے بڑے داعی کی سیرت، اس کی شخصیت، اس کی تعلیم اور اس کے اثرات کا مطالعہ کرکے جن نتائج پر پہنچا ہے ان کو اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ سیرت نبوی پر اب تک بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں،

جن میں مبسوط بھی ہیں، متوسط بھی اور مختصر بھی۔ حضور کی زندگی کے قریب قریب تمام چھوٹے اور بڑے واقعات روشنی میں آچکے ہیں لیکن فلسفۂ تاریخ کے نقطۂ نظر سے ابھی تک بہت کم لکھا گیا ہے۔ مسٹر درانی لائق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اس تشنہ مضمون کی طرف توجہ کی۔ اگرچہ یہ مضمون ایسا ہے جس پر بہت شرح و بسط کے ساتھ لکھنے کی ضرورت ہے، اور اس میں تحقیق کے اتنے گوشے ہیں کہ ایک مختصر کتاب ان پر مشکل ہی سے حاوی ہوسکتی ہے، لیکن درانی صاحب نے جو کچھ بھی لکھا ہے خوب لکھا ہے، اور ایسے موثر انداز بیان میں لکھا ہے جو مہذب دماغوں کو اپیل کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

بعض مقامات پر مصنف نے ایسے خیالات کا اظہار بھی کیا ہے جن سے اتفاق کرنا ہمارے لیے مشکل ہے مثلاً ان کا عرب جاہلیت کی برائیوں کو خفیف اور ان کی خوبیوں کو گراں قدر ثابت کرنا ہماری رائے میں بڑی حد تک غیر متوازن ہے۔ اس کوشش میں انہوں نے شرک اور انکار آخرت جیسی چیزوں کو تمدنی معائب کے مقابلہ میں خفیف تر قرار دے دیا ہے، حالانکہ اسلامی نقطۂ نظر سے یہی دونوں تمام برائیوں کی جڑ ہیں، اور ان سے انسان کے صرف مذہبی اعتقادات ہی میں خرابی نہیں آتی بلکہ پوری انسانی تہذیب بحیثیت مجموعی فاسد ہو کر رہ جاتی ہے۔ بلاشبہ مصنف کا یہ خیال بالکل صحیح ہے کہ عربی قوم میں بہت سی فطری خوبیاں ایسی تھیں جن کی بنا پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے لیے یہی قوم سب سے زیادہ موزوں تھی، لیکن اس نظریہ کو ثابت کرنے کے لیے اس قوم کی برائیوں کو ہلکا کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہ تھی۔ خصوصیت کے ساتھ یہ چیز اس لئے کھٹکتی ہے کہ اس بحث میں مصنف کے خیالات متعدد مقامات پر اسلام کے بنیادی اصولوں اور تعلیم قرآنی کے محکمات سے ٹکرا گئے ہیں۔

The Last Prophet تالیف جناب فضل کریم خاں صاحب درانی ضخامت ۱۲۸ صفحات قیمت ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ: دفتر اخبار "ترتھ" ریلوے روڈ، لاہور۔

فاضل مصنف نے اس کتاب میں بہترین عقلی طریق استدلال سے ثابت کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کے آخری رسول ہیں ان کی تعلیم تمام نوع انسانی کے لیے اور ہمیشہ کے لیے کافی ہے، اور یہ ان کے بعد دنیا کو کسی نبی کی ضرورت نہیں۔

بحث کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے کہ تقریباً تمام مذاہب کے بانیوں نے اپنے بعد کسی نہ کسی نبی یا اوتار یا بدھا کے آنے کی خبر دی ہے تقریب قریب سب ہی نے اعتراف کیا (کسی نے صریح الفاظ میں اور کسی نے اپنی پیشین گوئی کے نتیجہ کے طور پر) کہ ابھی صداقت پوری طرح ظاہر نہیں ہوئی، دین ابھی مکمل نہیں ہوا، دوسرے معلم یا معلموں کی ابھی ضرورت باقی ہے۔ بانیان مذاہب کے پورے گروہ میں صرف ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایسے ہیں جنہوں نے یہ دعوی کیا کہ میں خدا کا آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے، میرے ذریعہ سے دین مکمل ہوگیا اور صداقت پوری طرح ظاہر ہوگئی۔ یہ دعوی قرآن کی صرف ایک آیت میں نہیں ہے۔ بکثرت آیات اس پر دلالت کرتی ہیں، بلکہ پورے قرآن کو پڑھنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کتاب کا نازل کرنے والا جو کچھ کہہ رہا ہے اس ارادہ کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ وہ اس کو انسان کے لیے آخری ہدایت نامہ بنانا چاہتا ہے۔ مزید براں قرآن کے مطالعہ سے یہ نقش بھی دل پر ثبت ہوجاتا ہے کہ محمد صلعم کا تصور کسی حد میں مقید نہیں، ساری کائنات پر پھیلتا ہے، ازل سے ابد تک پہونچتا ہے، اتھاہ ہے، لامحدود ہے۔ جو نبوت ایسے وسیع تصور اور ایسی غیر متناہی نظر کی حامل ہو، عقل باور نہیں کرسکتی کہ وہ اپنے مشن کو کسی محدود مکان یا زمان میں مقید رکھے گی۔

اس کے بعد مصنف نے ختم نبوت کا عقلی ثبوت پیش کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو مذہب دائمی اور عالمگیر ہونے کا مدعی ہو اس کو ایسی بنیادوں پر قائم ہونا چاہیے جو قوانین طبیعی کی طرح اٹل ہوں، جن کی صداقت کو ہر زمانہ میں جانچا جاسکتا ہو، جو خود اپنے اندر اپنی حقانیت کا ثبوت رکھتی ہوں۔ اس کا مدار ایسی چیزوں پر نہ ہونا چاہیے جو بجائے خود ثبوت کی محتاج ہوں یا جن کا غلط ہونا انسانی علم کی ترقی کے ساتھ کبھی نہ کبھی واضح ہوجائے، یا جنکی واقعیت زیادہ سے زیادہ ایک خاص زمانہ تک ثابت رہے اور آگے چل کر

مشتبہ ہو جائے۔ اس قاعدۂ کلیہ کو واضح کرنے کے بعد مصنف نے یہ ثابت کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس دین کو پیش کر رہے ہیں اس کی صداقت کا مدار معجزات اور خوارق عادت پر نہیں ہے بلکہ ایسے حقائق پر ہے جن کے شواہد اور دلائل ہر زمانہ میں موجود ہیں، کائنات میں ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں، ہر انسان خود اپنے نفس میں ان کو دیکھ سکتا ہے۔ قرآن بجائے خود اپنی صداقت کا ثبوت ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا پورا تاریخی رکارڈ ان کی صداقت پر گواہ ہے، اسلامی قانون کی ہمہ گیری، اس کی فطریت اور کاملیت آپ اپنی حقانیت پر شاہد ہے۔ لہٰذا جو مذہب ایسی بنیادوں پر قائم ہو وہ کسی زمانہ اور انسانی ترقی کے کسی درجہ میں بھی مضمحل نہیں ہو سکتا۔ اس کے لیے زوال ہی نہیں ہے کہ اس کے بعد کسی اور دین کی ضرورت پیش آئے۔ اس میں باطل کو راہ ہی نہیں ملتی کہ اس کو مٹانے کے لیے حق کو دوبارہ آنے کی حاجت ہو۔

آخری سوال جو زمانۂ حال کے دماغوں میں سب سے زیادہ خلجان پیدا کرتا ہے یہ ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ، ارتقا کے فطری قانون سے ٹکراتا تو نہیں؟ جدید زمانہ کا آدمی پوچھتا ہے کہ ایک خاص زمانہ کی ہدایت تمام زمانوں کے لیے کیونکر کافی ہو سکتی ہے؟ کیا ختم نبوت کے یہ معنی نہیں کہ انسان کے لیے ترقی کا دروازہ بند ہو گیا اور اب وہ اسی ساتویں صدی عیسوی کے دائرے میں مقید رہے؟ کیا انسان کے ذہنی نشو و ارتقاء اور امتداد زمانہ کے ساتھ بدلتے رہنے والے حالات کے لیے اس کی ضرورت نہیں کہ ہر دور میں اس کی ضروریات کے لیے نئی ہدایت آئے؟ مصنف نے اس سوال کو بڑی خوبی کے ساتھ حل کیا ہے اور نہایت محکم استدلال سے ثابت کر دیا ہے کہ ختم نبوت اور حقیقت ارتقاء میں دراصل کوئی تعارض نہیں۔ ارتقاء میں مانع ہونا تو درکنار یہ چیز تو اس کے لیے الٹی معاون ہے، اور واقعہ یہ ہے کہ اگر سلسلۂ نبوت جاری رہتا تو انسان کے عقلی اور اخلاقی ارتقاء میں مزاحم ہو جاتا۔

پوری کتاب باوجود مختصر ہونے کے نہایت اہم مباحث پر مشتمل ہے اور اس کے مفید ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ مگر ایک بحث ایسی ہے جس سے ہم اختلاف کرنے پر مجبور ہیں۔ مصنف نے جس باب میں معجزات

پر کلام کیا ہے وہاں ان کا مدعا ثابت کرنے کے لیے یہ بات بالکل کافی تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عقلی اور فطری دلائل اور دائم الثبوت حقائق پر مبنی تھی، اور معجزات پر اس کا مدار نہیں رکھا گیا تھا لیکن انہوں نے اپنے خط مستقیم سے ہٹ کر بلا ضرورت یہ بحث چھیڑ دی کہ معجزات فی الواقع پیش ہی نہیں آئے، اور ان کی واقعیت تسلیم کرنا سرے سے غلط ہے، اور قرآن میں کہیں ان کا ذکر نہیں۔ اس سلسلہ میں جو کچھ انہوں نے لکھا ہے ہم نے اس کو بہت غور سے دیکھا، ہمارا خیال یہ ہے کہ انہوں نے اس مسئلہ پر کافی تدبر نہیں کیا ورنہ اس قدر غلط فہمیاں پیش نہ آتیں۔ اگر کبھی موقع ملا تو ہم تفصیل کے ساتھ اپنے وہ دلائل بیان کریں گے جن کی بنا پر ہم ان کی رائے کو نادرست سمجھتے ہیں۔

Geographical History of the Holy Quran

یہ کتاب مولانا سید سلیمان ندوی کی مشہور کتاب ارض القرآن کا ترجمہ ہے جو مولوی سید مظفر الدین صاحب ندوی، پروفیسر اسلامیہ کالج کلکتہ کے قلم سے نکلا ہے۔

ہمارے پیش نظر اس کی صرف پہلی جلد ہے۔ دو جلدیں ابھی باقی ہیں جو غالباً شائع نہیں ہوئیں۔ مترجم نے ارض القرآن کے محض ترجمہ پر اکتفا نہیں کی ہے بلکہ خود بھی تحقیقات کرکے اس پر کافی اضافہ کیا ہے۔ انگریزی زبان میں ایسی ایک کتاب کی سخت ضرورت تھی، کیونکہ قرآن کے تاریخی جغرافیہ پر اس زبان میں کوئی کتاب اب تک موجود نہ تھی، اور انگریزی پڑھنے والی دنیا کو یہ باور کرایا گیا تھا کہ قرآن میں جن ملکوں اور قوموں کا ذکر ہے ان کی کوئی تاریخی اور جغرافی اصلیت نہیں۔

شائع شدہ جلد کی قیمت پانچ روپیہ ہے۔ ملنے کا پتہ: دی گریٹ ایسٹرن لائبریری۔ ۱۵ کالج اسکوائر کلکتہ۔